دار الافتاء والقضاء
الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name : **Basheer Ahmed**	Serial No : **23850**	MODE: **Regular**
Address :	Date : **11/15/2014**	
Subject : **جائیداد**	Contact No:	
Writer : عثمان	Email :	

Asalamualaikum
Bara-e-Meharbani meray sawalat ke jawab main aik jameha fatwa faraham kijiye ga. Meri aulad nahi hoti (medical problem), isi liye main ne aik bachi godh li hay.
1. Main ne aik bachi god li hay, kia main is ki waldiyat main apna naam de sakta hoon? (choonke bachi Edhi se li hay, is liye waldiyat nahee maaloom)
2. choonke mera koi sharahi waaris nahee, tho kia waalid ki jaidad main mera hisa hoga?
3. agar waalid sahib hayat ho aur mera intiqal ho jahy, tho kia meri jaidad ka waaris mera waalid hoga ya meri bewa aur meril lepalak beti?
4. Kia main apni jaidad apni biwi aur lepalak beti ke naam kar sakta hoon? agar aisa karta hoon, tho kia meray intiqal k bad meray Bahi un se apna hisa tho maang nai saktahy?
5. kia main apnay walid sahib ki zindagi main un ki jaidad main se apna hisa tark(chorr) kar sakta hoon? agar haan, tho kia tareeqa hoga?
(Agar aap ye fatwa baad main website pe daalengay, tho bara-e-meherbani mera naam zahir na kejiye ga.)

السلام برائے مہربانی میرے سوالات کے جواب میں ایک جامع فتویٰ فراہم کیجیئے گا۔ میری اولاد نہیں ہوتی (میڈیکل مسائل کیوجہ سے) اس لیئے میں نے ایک بچی گود لی ہے۔
1۔ میں نے ایک بچی گود لی ہے، کیا میں اس کی ولدیت میں اپنا نام دے سکتا ہوں؟ چونکہ بچی ایدھی سے لی ہے۔ اس لیئے ولدیت نہیں معلوم۔ 2۔ چونکہ میرا کوئی شرعی وارث نہیں تو کیا والد کی جائیداد میں میرا حصہ ہوگا۔ 3۔ اگر والد صاحب حیات ہوں اور میرا انتقال ہو جائے تو کیا میری جائیداد کا وارث میرا والد ہوگا یا میری بیوہ اور میری لے پالک بیٹی؟ 4۔ کیا میں اپنی جائیداد اپنی بیوی اور لے پالک بیٹی کے نام کر سکتا ہوں؟ اگر ایسا کرتا ہوں تو کیا میرے انتقال کے بعد میرے بھائی اُن سے اپنا حصہ تو مانگ نہیں سکتے؟ 5۔ کیا میں اپنے والد صاحب کی زندگی میں اُن کی جائیداد میں اپنا حصہ چھوڑ سکتا ہوں؟ اگر ہاں تو کیا طریقہ ہوگا؟ اگر آپ یہ فتویٰ بعد میں ویب سائٹ پہ ڈالدینگے تو برائے مہربانی میرا نام ظاہر نہ کیجیئے گا۔

الجواب حامداً و مصلیاً

① لے پالک کی ولدیت کی نسبت اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کیطرف کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے البتہ اپنا نام سرپرست کی حیثیت سے لکھنے کی گنجائش ہے۔

2۔ اگر والد کا آپکی زندگی میں انتقال ہوجائے تو آپ اُس کے شرعی وارث ہونگے چاہے اولاد ہو یا نہ ہو۔ 3۔ اگر سائل کا انتقال اپنے والد کی زندگی میں ہوجائے تو والد کی میراث میں اس کے

جاری ہے۔

پسماندگان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا ۔ ٤۔ اگر سائل اپنی ذاتی جائیداد اپنی زندگی میں ہی اپنی بیوی اور لے پالک بیٹی کے نام کرکے اس پر انکو باضابطہ قبضہ بھی دے تو وہ اس کی مالک بن جائیں گی اور بعد از وفات سائل کے ــــ بھائی اسمیں حصہ دار نہ ہونگے ۔ ٥۔ والد کی زندگی میں اسکی جائیداد میں سائل یا کسی اور بیٹے کا کوئی حق نہیں اس وجہ سے اسکو چھوڑنے کا بھی کوئی مطلب نہیں بنتا۔

فی قولہ تعالیٰ: وما جعل ادعیاءکم ابناءکم الآیۃ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٤).

فی المظھری: فلا یثبت بالتبنی شئ من احکام البنوۃ من الارث وحرمۃ النکاح وغیر ذلک. (٧/٢٨٣).

فی قولہ تعالیٰ: ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا آباءھم فاخوانکم فی الدین الآیۃ. (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٥).

فی الصحیح للبخاری: باب من ادعی الی غیر أبیہ. عن سعد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ادعی الی غیر أبیہ وھو یعلم أنہ غیر أبیہ فالجنۃ علیہ حرام. (٢/٣٣ص).

فی الرد: ان شرط الارث وجود الوارث حیا عند موت المورث (١٠/٥١١ص).

فی الھندیۃ: رجل وھب فی صحتہ کل المال للولد جاز فی القضاء ویکون آثما فیما صنع. (٤/٣٩١). واللہ اعلم

عثمان ذوالنورین عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی ١٦
٢٠ شعبان ١٤٣٦ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
٢٢/٨/١٤٣٦

الجواب صحیح
بندہ [illegible] غفر لہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
٢٢ شعبان ١٤٣٦

رئیس
دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیۃ

دارالافتاء
٢٣٨٥٠
٢٣/٨/١٤٣٦ھ

11/6/15

6